انٹرویو' جو مبینہ طور پر اسلامی نظریاتی کونسل کے موجودہ سربراہ جناب پروفیسر ڈاکٹر خالد مسعود کی طرف منسوب ہے' اپنے مندرجات کے اعتبار سے نہ صرف انتہائی متنازعہ ہے بلکہ آئین اور دستور کی اوپر پیش کردہ تصریحات کی روشنی میں خلافِ آئین اور خلافِ دستور افکار کا آئینہ دار بھی ہے۔

فاضل چیئرمین' اسلامی نظریاتی کونسل نے اپنے اس انٹرویو میں یہ افکار پیش کیے ہیں کہ اسلام مکمل دین تو ہے' ضابطۂ حیات نہیں ہے' یہ مولانا مودودی کی فکر تھی...... اسلام میں چہرے کا پردہ ہے نہ سر کا' یہ محض معاشرتی رواج ہے ...... حجاب صرف نبیﷺ کی ازواج کے لیے تھا...... حدود اللہ کا کوئی تصور قرآن میں موجود نہیں ہے' یہ تصور فقہاء حضرات کا ہے کہ مخصوص سات جرائم کو حدود اللہ کہا جائے...... وغیرہ وغیرہ''۔

ہم چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل سے دست بستہ گزارش کرتے ہیں کہ آپ اپنے ان افکار کو اپنی ذات کے لیے بے شک پسند فرمائیں اوران کا چرچا بھی کریں' لیکن جس منصب پر آپ فائز ہیں اس کے کچھ آئینی' دستوری اور اخلاقی تقاضے بھی ہیں' جس میں کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ اس منصب کو دستور اور آئین کی پیش کردہ تصریحات کے خلاف استعمال نہ کیا جائے۔مزید برآں' اس انٹرویو کی اشاعت کے بعد اُن پر یہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے کہ وہ صراحت فرمائیں کہ دستور کے آرٹیکلز ۲۰۴' ۲۲۴' ۲۲۸' ۲۲۹ اور ۲۳۰ میں پیش کردہ تصورِ اسلام' جس میں اسلامی احکام' قوانین اور ضابطے بطور ایک ضابطۂ حیات پیش کیے گئے ہیں' درست ہے یا وہ تصورِ اسلام جس کا اظہار انہوں نے اپنے انٹرویو میں کیا ہے؟ اس لیے کہ اس وضاحت کی غیر موجودگی میں اس خیال کو تقویت ملتی ہے کہ آج کے اربابِ حل وعقد نے پاکستان کے دستور میں شامل ایسی دفعات کو غیر مؤثر بنانے کے لیے جو کسی بھی طور پر اس مملکتِ خداداد میں اسلامی قوانین کے نفاذ میں ممد ومعاون ہو سکتی ہیں' ایک پلاننگ کے تحت موجودہ اسلامی نظریاتی کونسل میں ایسے دانشور اور مفکرین کو لا بٹھایا ہے جو نام نہاد روشن خیالی بلکہ آزاد خیالی میں اُن کے ہمنوا ہی نہیں ممد ومعاون بھی ہیں۔ ○○

اطلاع
برائے قارئین

قارئین نوٹ فرمالیں کہ اپنی اشاعت کے ستائیسویں سال (2008ء) سے حکمت قرآن ایک نئے دور میں داخل ہو رہا ہے۔اور اب یہ ماہنامہ کے بجائے سہ ماہی مجلّے کی صورت میں شائع ہو گا۔ قیمت فی شمارہ 30 روپے اور سالانہ زرِتعاون 120 روپے ہو گا۔